لاکر طلباء کی افسردگی دیکھ لیتے تو اگر چہ خود بھی افسردہ ہوجاتے لیکن ساتھ ہی طلباء کو تسلی دلاتے کہ تم دعا کیا کرو، دارالعلوم کے لئے شیخ الحدیث کا مسئلہ ان شاء اللہ حل ہوجائے گا، ہم نے مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب سے رابطہ کیا ہوا ہے، ان شاء اللہ وہ یہاں تشریف لائیں گے۔ (اُن دنوں میں ڈاکٹر صاحب ''دارالعلوم منبع العلوم'' میران شاہ، وزیرستان میں بطورِ شیخ الحدیث تعینات تھے)۔ چنانچہ آخر کار ایسا ہی ہوا اور دارالعلوم حقانیہ کی روٹھی ہوئی بہار دوبارہ لوٹ آئی حضرت ڈاکٹر صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ کے طور پر تشریف لائے۔ دورۂ حدیث کے طلباء کے چہرے مسرت سے چمک اُٹھے اور اُن کے دل خوشی سے جھوم گئے۔ راقم الحروف نے ڈاکٹر صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے دورۂ حدیث سے قبل چار مرتبہ بالترتیب ۱۴۱۰ھ، ۱۴۱۴ھ، ۱۴۱۵ھ اور ۱۴۱۷ھ سالوں میں دورۂ تفسیر پڑھا ہے۔ و الحمد لله علی ذٰلك اللہ تعالیٰ نے حضرت ڈاکٹر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو قرآن فہمی اور حدیث شناسی کی جس عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا تھا وہ اُن ہی کا حصہ تھا۔ حنفیت میں پختگی آپ کا وصفِ خاص ہے، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کے اثبات کے لئے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے استدلالات فرماتے تھے۔ فصاحت اور بلاغت کے جواہرات بکھیرنے میں آپ کو بہت ہی اعلیٰ ملکہ حاصل تھا۔

آسان فہم اسلوب تدریس

آپ دورانِ درس تفسیر وحدیث کے مشکل سے مشکل ابحاث کو نہایت آسان تعبیر کے ساتھ سمجھا دیتے تھے، آپ کے اسباق کے دوران طلباء بہت ہی ہشاش بشاش رہتے تھے۔ بات سمجھانے میں مزید آسانی پیدا کرنے کے لئے مختلف ضرب الامثال اور واقعات پر مشتمل مثالیں پیش فرماتے۔ دورانِ درس ہم نے حضرت سے بعض قاعدے اِس طرح سیکھے ہیں کہ وہ ہم کسی طرح نہیں بھول پاتے۔

قرآن سے شغف

قرآن مجید میں خصوصاً سورۂ یوسف، سورۂ کہف، سورۂ حج اور سورۂ نور کی تفسیر اپنے مخصوص اور انوکھے موثر انداز میں ایسا بیان فرماتے کہ طلباء کے دل میں اچھی طرح اِن سورتوں کی تفسیر دل نشین ہوجاتی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات بیان کرتے ہوئے تقدیر کے متعلق اقوال سنا دیتے کہ اذا جاء القدر عمی البصر اور رضائے مولیٰ از ہمہ اَولیٰ وغیرہ واقعۂ افک بیان کرتے وقت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شانِ عظیم ظاہر فرماتے، مشہور محدّث حضرت طاؤس رحمہ اللہ کا یہ قول ضرور یاد کرتے کہ وہ جب اُم المومنین سے روایت کرتے تو اِس طرح اُن کا نام نامی لیتے: حدّثتنی الصدّیقة بنت الصدّیق، المبرّاة فی السمٰوٰت، حبیبةُ حبیبِ اللّٰه أم المؤمنین عائشة رضی اللّٰه عنها اور رو رو کر یہ اشعار سناتے:

ما نجی اللّٰه و الرّسول معًا　　من کلام الورٰی فکیف أنا

قیل انّ الالٰہ ذو ولدٍ قیل انّ الرّسول قد کھنا

دنیا تو نبی کو بھی کہتی رہی دیوانہ اے ذوق محبت میں دنیا کی نہ پروا کر

اِن خاص مواقع پر حضرت کو اپنا دل سنبھالنا مشکل ہوجاتا تھا۔

وجدانی کیفیات

حرمین شریفین کا ذکر ہو یا اللہ جل شانہٗ سے خوف کرنے کی بحث شروع ہوجاتی تو آپ پر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ شدیدہ ایسی غالب آجاتی کہ آواز بند ہوجاتی، خود بھی پرنم ہوجاتے، اور سامعین کو بھی ساتھ رُلا دیتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی لیتے تو ''رحمت کون و مکان'' اور ''زینت کائنات'' جیسے الفاظ کے ساتھ ذکر فرماتے۔ اپنے شیخ اور ''بانی دارالعلوم حقانیہ'' کا نام جب لیتے تو زینۃ المحدّثین حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہٗ کے نام سے یاد کرتے۔

قرآنی جغرافیہ: آپ کا مشاہدہ

فرماتے کہ قرآن مجید میں جتنی بھی اہم جگہوں کے نام آئے ہیں میں نے اکثر کو دیکھا ہے، مثلاً اصحابِ کہف کے غار جہاں جہاں اور جس جس ملک میں بھی مشہور ہیں سب کو میں نے دیکھا ہے، البتہ ''کوہِ طور'' کو نہیں دیکھا ہے۔

ذوق لطیف کی آبیاری

آپ اپنے تلامذہ کو عربی زبان سیکھنے کی پرزور ترغیب دلاتے، اہم کتابیں خریدنے اور ساتھ رکھنے کی بھی ترغیب دیتے۔ فرماتے کہ دیوان رحمان بابا، دیوان خوشحال خان، دیوان علی خان اور دیوان حافظ الپوری کو پڑھا کرو، اِن کتابوں میں علم کی کافی باتیں پاؤ گے۔

حمیدہ اوصاف برگزیدہ اخلاق

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں اور اعلیٰ نبوی اخلاق سے نوازا تھا۔ حق گوئی و خود داری، جرأت و بہادری اور فصاحت و بلاغت آپ کی نمایاں خداداد صفات ہیں۔ عاجزی اور انکساری انگ انگ اور روئیں روئیں میں رچی بسی تھی۔ راقم الحروف نے آپ کی سادگی اور انکساری کے جو واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں اُن میں سے صرف دو واقعات پیش کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

جب آفتاب علم زمین کا مہمان ہوا

(۱) امانگڑھ، نوشہرہ میں ایک نوجوان نے اپنی شادی کے موقع پر حضرت ڈاکٹر صاحب سے آکر عرض کیا کہ

حضرت! میری یہ خواہش ہے کہ آپ میری شادی کے موقع پر ہماری مسجد میں بیان فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں ضرور آؤں گا۔ چنانچہ حضرت شیخ صاحب مغرب کی اذان سے پہلے عام گاڑی سے اکیلے ہی امان گڑھ پہنچے۔ آپ سفید چادر پہنے ہوئے اور وہ نسخۂ قرآن مجید بغل میں لئے ہوئے تھے جس پر تفسیری فوائد درج تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ حضرت! ہم تو سمجھ رہے تھے کہ آپ کے فرمانے کے مطابق آپ اپنی گاڑی سے تشریف لائیں گے اس لئے ہم نے آپ کے لئے کسی گاڑی کا انتظام نہ کیا۔ فرمایا کہ وہ ڈرائیور کہیں چلا گیا تھا اس لئے میں خود ہی آیا۔ بیان فرمانے کے بعد ہم ساتھیوں نے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس کے بعد میزبان گھرانے کے دو تین نوجوان آئے اور عرض کیا کہ حضرت! آئیں حجرہ چلتے ہیں۔ پوچھا: کس لئے؟ اُنہوں نے کہا کہ وہاں ہم نے آپ کے لئے بستر ہ ٹھیک کیا ہے تا کہ وہاں آرام فرمائیں۔ فرمایا کہ نہیں، میں تو یہاں مسجد ہی میں آرام کروں گا۔ جب اُنہوں نے بہت اصرار کیا تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ میں یہاں طلباء کے ساتھ خوش ہوں اور یہاں مسجد ہی میں آرام کروں گا۔ چنانچہ مسجد ہی میں زمین پر یہ علم وعمل کا عظیم خزانہ اور عاجزی وانکساری کا مجسمہ آرام فرما ہوا۔ ہمارے بسترے بھی حضرت کے آس پاس تھے تو جب رات کے وقت سوتے سوتے آپ کروٹ بدلتے تو بے اختیار زبان مبارک سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ اور سُبْحَانَ اللّٰہ وغیرہ کے الفاظ نکلتے تھے۔۔۔۔۔۔ ہماری نیند ہے محوِ خیالِ یار ہو جانا

عظیم مدرس کا باعظمت طرزِ عمل

(۲) راقم الحروف نے بعض وہ عبارات حضرت ڈاکٹر صاحب کے سامنے لانے کیلئے کاغذ پر لکھ کر دے دینے کی جسارت کی جو کہ آپ سبقت لسانی کی وجہ سے کسی اَور طرح پڑھتے تھے۔ ساتھ ہی نہایت نیازمندی سے عرض کیا تھا کہ حضرت! ہم اگر کچھ نہ کچھ قرآن وسنت کو جانتے ہیں تو وہ آپ ہی کا فیض ہے۔ حضرت نے اس قدر انکساری اور بے نفسی کا اظہار فرمایا کہ جس کی مثال اِس زمانہ میں ملنا مشکل کیا، ناپید ہے۔ چنانچہ دورۂ تفسیر کے دوران ہی تمام طلباء کے سامنے بلاجھجک کے فرمایا کہ میں بعض الفاظ اَور طرح پڑھتا تھا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ایک صاحب کو کہ اُس نے اِس طرف میری توجہ دلائی۔ فرحمہ اللّٰہ تعالیٰ ورفع درجاتہٖ فی جنّت الفردوس

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرت ڈاکٹر صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے طفیل ایسی ہی سادہ اور بے نفسی کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی اولادِ امجاد، تمام تلامذہ اور عقیدت مندوں کو آپ کے لئے باقیات صالحات اور صدقات جاریات بنائے، آپ کے علوم ومعارف اور فیوضات کو اولاد اور شاگردوں کے ذریعے تا قیامت جاری و ساری رکھے۔ نیز عالم اسلام کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم جامعہ حقانیہ کو بیش از بیش ظاہری و باطنی ترقی عطا فرما کر اَشرار کی شر سے تا قیامت محفوظ رکھے۔ آمین